شذرات

پورے عالم اسلام میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ولادت کے دن کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ آنحضرتؐ کی پاک زندگی اور اخلاقِ حسنہ سے لوگوں کو تقریر و تحریر کے ذریعہ اس دن واقف کیا جاتا ہے اور جلسے، جلوس ہوتے ہیں مگر اس روز کے گزرنے کے بعد پورے سال کے لیے سیرتِ طیبہ کے سبق کو بھلا دیا جاتا ہے۔ قرونِ اُولی میں اس طرح نہیں ہوتا تھا۔ ان سے ظاہری طور پر اس قسم کی مجالس مروی نہیں ہیں لیکن نبی کریمؐ کی سیرت طیبہ اور اخلاقِ حسنہ کا سبق ان کو ہر وقت یاد ہوتا تھا۔ اور ہر بات میں اسی کو یاد رکھتے تھے۔ امام غزالیؒ نے لکھا ہے کہ اگر قرنِ اول کے مسلمان ہم کو دیکھتے تو ہمیں منافق سمجھتے اور اگر ہم ان کو دیکھتے تو دیوانہ سمجھتے۔ اس لیے کہ ان کا اٹھنا، بیٹھنا، کھانا، پینا، اوڑھنا، پہننا سب نبی کریمؐ کی سُنت پر ہوتا تھا اور اس سے سرمو بھی انحراف نہ کرتے تھے اور ہم ہیں جو اس سے بالکل عاری ہیں۔ ہماری عبادات میں وہ خلوص نہیں جو قرنِ اول کے مسلمانوں کی عبادت میں تھا۔ اس لیے اگر وہ ہماری عبادت کو دیکھتے تو یہی سمجھتے کہ یہ تو مسلمانوں کی عبادت نہیں ہے۔ بہر حال ہونا یہ چاہیے کہ حضور اکرمؐ کی سیرت اور اخلاقِ حسنہ کا سبق ہر وقت پیش نظر رہے اور یہ سبق بدرجہ اتم ہمیں قرآن مقدس سے ملتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری پاک زندگی قرآن حکیم کی عملی تفسیر تھی۔ اسی لیے تو سنتِ نبوی کو قرآن کی شرح کہا گیا ہے۔

اس سال پاکستان میں عوامی حکومت کی طرف سے جو سیرت کانگریس کا اہتمام کیا گیا وہ نہایت قابلِ ستائش ہے، عالمِ اسلام کے جید علماء، فضلاء اور اسکالروں نے اس کانگریس میں شرکت کی اور اپنے علمی مقالے پڑھے۔ امام مسجد نبوی اور امام بیت اللہ کی اقتدا میں جمعہ کی نماز ادا کرنے کا اہتمام کیا گیا جس میں لاکھوں عقیدت مندوں نے شرکت کی اور باہمی اخوت کا اظہار کیا۔ کانگریس کے کراچی والے اجلاس میں ہمیں بھی حاضر ہونے کا شرف حاصل ہوا اور باہر اور اندورن ملک کے فضلاء کی تقاریر سُنیں جو نہایت عمیق اور عالمانہ تھیں اور ساتھ ہی باہر سے آنے والوں کے پاکستان کے متعلق تأثرات کو بھی سُنا جو نہایت اچھے تھے اور اس طرح ان اسلامی ممالک کے ساتھ برادرانہ تعلقات میں اضافہ ہوگیا۔

اس سلسلے میں مولانا کوثر نیازی صاحب کا یہ فیصلہ قابل ستائش ہے کہ اسلام آباد میں سیرتِ طیبہ کے مطالعے کے لیے ایک مرکز قائم ہوگا جس میں سیرت پر مختلف زبانوں میں جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان کو جمع کیا جائے گا اور سیرت پر تحقیق کرنے والے عالموں اور ادیبوں کو سہولتیں مہیا کی جائیں گی۔ عربی میں تین صفحات پر مشتمل اسی اعلان کا کتابچہ بھی شائع کیا گیا ہے، جس میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان کی مختلف یونیورسٹیوں اور علمی درسگاہوں میں اور ثقافتی مرکزوں میں اگرچہ ملحقہ کتب خانے موجود ہیں، مگر اب تک کوئی ایسا مستقل ادارہ نہیں ہے جو سیرتِ نبویؐ کے مطالعے، تحقیق اور نشر و اشاعت کا اہتمام کرے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ سیرت محمدیؐ کا مطالعہ عالمی موضوع ہے اور پاکستان چونکہ ایک اہم اسلامی حکومت ہے، اس لیے وہ اس میدان میں دوسرے ملکوں سے پہل کرنا چاہتا ہے اور اس مقصد کے لیے ایک مرکز قائم کرنے کا فیصلہ ہو چکا ہے جو قومی اور عالمی سطح پر مطالعہ سیرت کا اہتمام کرے گا۔

اس ادارے کے مقاصد اور اغراض یہ بتائے گئے ہیں کہ وہ ملک اندر یا باہر کے محققین کے لیے سیرتِ طیبہ پر مواد اور معلومات فراہم کرے گا اور اس پر